کیا واقعی ہمیں محبت ہے رسول اللہ ﷺ سے؟

سمیہ منصور

جس طرف نظر ڈالو وہاں ہری ہری جھنڈیاں اپنی بہار دکھا رہی ہیں۔ ہر سڑک خوبصورت برقی قمقموں سے سجی ہوئی ہے اور نہایت دلکش منظر پیش کر رہی ہے۔ جگہ جگہ محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشنِ آمدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شور ہے، ہر شخص اسے جوش و جذبے سے منا رہا ہے۔

لیکن یہ کیا؟ یہ شور شرابہ کیسا؟ اوہ اس شور سے تو کان پھٹے جاتے ہیں...اچھا تو یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار جلوس نکال رہے ہیں۔ ارے یہ کیسی عجب بات ہے! سارے برقی قمقمے تو کنڈے ڈال کر روشن کیے گئے ہیں!

جی ہاں دوستو! جب بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے ہمارے ہاں اسی طرح شور شرابہ ہوتا ہے۔ گھنٹوں ٹریفک جام رہتا ہے، جس سے لوگوں اور خصوصاً مریضوں کو نہایت اذیت ہوتی ہے۔ ہم زور زور سے نعتیں لگا کر ساری دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا پیار کرتے اور کتنا لگاؤ رکھتے ہیں، اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ برابر والے گھر میں کوئی مریض کل ہی ہسپتال سے آیا ہے، یا پڑوسی کے ہاں کسی کا انتقال ہوا ہے، یا کسی کا کل امتحان بھی ہوسکتا ہے۔ ارے نہیں، یہ سب تو دنیاوی باتیں ہیں، ہم تو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار

کررہے ہیں، اوراس میں کیا قیامت ہے؟

دوستو! اگر آپ کی امی آپ سے کہیں کہ بیٹا مجھے ذرا پانی پلا دواور آپ اپنی امی سے لپٹ جائیں اورانہیں خوب پیار کریں اور کہیں: ''امی مجھے تو آپ سے بہت محبت ہے''۔آپ کی امی کہیں کہ بیٹا ذرا گھر کی صفائی میں میرا ہاتھ بٹا دو، یا باہر سے سودا سلف لا دواور آپ یہی کہتے رہے کہ''ہم تو آپ سے بہت محبت کرتے ہیں'' اورانہیں چومتے رہیں تو آپ کی امی کیا کہیں گی؟ وہ یہی کہیں گی کہ کیا فائدہ ایسی محبت کا۔اور محبت تو سکھاتی ہی یہ ہے کہ ہم جس سے محبت کریں اس کے لیے اپنے آپ کو بدل ڈالیں، اپنے آپ کو پسِ پشت ڈال کر اُس کی رضا اور اُس کی خوشی کے لیے ہر وہ کام کریں جو اسے پسند ہے، نہ کہ بس ہم اُس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے رہیں۔تو کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا حق ادا کررہے ہیں؟ کیا ان کی تعلیمات اوراحکامات پر عمل کرتے ہیں؟ اور پھر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔

سارے سال ہم قرآن وسنت سے کوسوں دور رہتے ہیں، خود بھی احکامات توڑ رہے ہوتے ہیں اوراپنے سامنے ٹوٹتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں، پر ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لیکن جیسے ہی ماہ ربیع الاول شروع ہوتا ہے ہم اپنے گھروں، گلیوں کو ہرے رنگ سے سجا دیتے ہیں، بجلی چوری کرکے سڑکوں کو روشن کرتے ہیں، اس وقت ہم بھول جاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی چوری کرتیں تو ان کے ہاتھ بھی کاٹ دیئے جاتے۔اس وقت ہم یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ پڑوس میں کوئی بیمار ہے، پریشان ہے۔

پھر ہم یہ بھول کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقول مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، ساری ساری رات نعتیں لاؤڈ اسپیکر پر لگاتے ہیں۔ ایسے وقت جب ہمیں سوچنا چاہیے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے اور ہمیں ان کے طریقے پر عمل کرنا ہے، ہم جلوسوں میں جا کر بٹتی ہوئی اشیاء کی لوٹ مار کر رہے ہوتے ہیں۔

ہم لوگوں سے ہزاروں کروڑوں درجے زیادہ محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کرتے تھے۔ تو کیا وہ بھی اس دن کو ہماری طرح مناتے تھے؟ کیا ہماری تاریخ میں کوئی ایک دن بھی ایسا ملتا ہے کہ وہ لوگ نمازیں بھول کر جلسوں میں شریک ہوئے ہوں؟ نہیں، بلکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عملی محبت کرتے تھے اور اپنی محبت کا اظہار اپنے اعمال سے کرتے تھے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر آج اس دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں اور ہمیں اس طرح اور ان کاموں میں مصروف پائیں تو کیا ہم ان کا سامنا کر سکیں گے؟

سوچ کر جواب دیجیے گا!

(بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, January 20, 2013)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]